بابا لطیف (گوجرانوالہ)

اک حاجی لوٹ کے آیا ہے

اک دور افتادہ بستی میں کچھ وقت خوشی کا آیا ہے
چھڑکاؤ کیا ہے دور تلک اور گلیوں کو دھلوایا ہے
کچھ پھولوں سے کچھ پتیوں سے دروازہ ایک بنایا ہے
اور کاتب سے دیواروں پر "جی آیاں نوں" لکھوایا ہے
تھا جس کو دعاؤں سے بھیجا وہ حاجی لوٹ کے آیا ہے
بھیگی ہوئی آنکھوں سے پوچھو کیا مرتبہ اس نے پایا ہے
جذبوں سے دمکتے ہیں چہرے اک شہر نظر میں سمایا ہے
کچھ چوم رہے ہیں ہاتھ اس کے سینے سے کسی نے لگایا ہے
پہنائے ہیں اس کو ہار بہت وہ خوشبو اوڑھ کے آیا ہے
سب اس کو مبارک دیتے ہیں جس "مائی کا وہ جایا" ہے
کچھ بچے دور سے آئے ہیں اور باہوں کو پھیلایا ہے
سب استقبال کو نکلے ہیں وہ شہرِ نبی سے آیا ہے
بانٹے گا وہ زمزم کا پانی اور ساتھ کھجوریں لایا ہے
بیٹھا ہے ستارہ بن کر وہ احباب نے چاند بنایا ہے
سب پوچھ رہے ہیں حال اس کا یہ نور کہاں سے پایا ہے؟
اُس شہر کا موسم کیسا تھا؟ جس شہر پہ نور کا سایا ہے
کعبے کی عمارت ہے جس میں جو دنیا کا سرمایا ہے
وہ غارِ حرا جس میں پہلا فرمان خدا کا آیا ہے
کب شہرِ نبی میں پہنچے تھے؟ کب آنکھوں کو چھلکایا ہے؟
کیسی ہے وہ منزلِ ایوبی؟ مہمان جہاں ٹھہرایا ہے
اب کون اذانیں دیتا ہے؟ یہ مرتبہ کس نے پایا ہے؟

تعریف سے بالا ہے وہ نگر
احمد نے جسے اپنایا ہے

بشکریہ ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۳ جون ۱۹۹۵ء